



سوال

(254) تحریم و طلاق کی قسم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تحریم و طلاق کی قسم کھانے کا کیا حکم ہے؟ اور اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جس کی یہ عادت بن چکی ہو؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کسی حلال چیز کو حرام قرار دینے کے لئے قسم کھانا جائز نہیں ہے خواہ یہ کہے کہ ”بالحرام ام لا فعلن کذا“ یا یہ کہے کہ ”لا افعل کذا“ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا عَلَّ اللَّهُ كَتَّ (التحریم ۶۶/۱)

”اے نبی! جو چیز اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہے تم اسے کیوں حرام کرتے ہو؟“

اور اپنی بیویوں سے ظہار کرنے والوں کی بابت اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَأَنْتُمْ لَيَقُولُونَ مُنْكَرًا مِنَ الْقَوْلِ وَزُورًا (المجادلہ ۵۸/۲)

”بے شک وہ نامعقول اور جھوٹی بات کہتے ہیں۔“

نبی کریم ﷺ نے غیر اللہ کی قسم کھانے سے منع کرتے ہوئے فرمایا کہ جس شخص نے غیر اللہ کی قسم کھائی تحقیق اس نے شرک کیا، بلاشبک وشبہ انسان کا یہ کہنا کہ

”بالحرام ام لا فعلن کذا“ بھی غیر اللہ کی قسم کھانے ہی کی ایک صورت ہے!

اس یہ قسم کھانا کہ علی الطلاق لا فعلن کذا یا یہ کہنا کہ ”ان فعلت کذا فان ت طالق“ (اگر تو نے ایسا کیا تو تجھے طلاق) مکروہ ہے کیونکہ یہ طلاق تک پہنچانے کا سبب بن سکتا ہے اور کسی شرعی سبب کے بغیر طلاق دینا حلال چیزوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ نہ پسندیدہ ہے اور اگر کوئی یوں کہے ”بالطلاق لا فعلن کذا“ یا یہ کہے کہ ”لا افعل کذا“ تو یہ ایک امر منکر ہے کیونکہ غیر اللہ کی قسم جائز نہیں ہے۔ واللہ ولی التوفیق۔



مقالات و فتاویٰ ابن باز

صفحہ 343

محدث فتویٰ